واعظ الجمعہ
خارجہ پالیسی کا معیار
اور
اسلامی تعلیمات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

# خارجہ پالیسی کا معیار اور اسلامی تعلیمات


مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری


https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# خارجہ پالیسی کا معیار اور اسلامی تعلیمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

## خارجہ پالیسی کی تعریف

برادرانِ اسلام! اپنی ریاست کی حفاظت کرنے، اسے بیرونی خطرات سے بچانے، اور محفوظ سے محفوظ تر بنانے کے لیے، دیگر ممالک اور اقوام سے تعلقات استوار کرنا، روابط بڑھانا، اور ایسے قواعد وضوابط مرتّب کرنا، جن سے ریاستی مفادات کی حفاظت کی جا سکے، خارجہ پالیسی (Foreign Policy) کہلاتا ہے۔

## خارجہ پالیسی کی اہمیت وضرورت

عزیزانِ محترم! کسی بھی ملک کی ترقی اور بقا کے لیے، اس ملک کی مضبوط اور بہترین خارجہ پالیسی (Foreign Policy) ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے،

دوطرفہ تجارتی ومُعاشرتی تعلقات میں بہتری لانے،دوستوں کی تعداد بڑھانے،دِفاعی مُعاہدے کرنے، دنیا میں اپنا وُجود اور شناخت برقرار رکھنے، متوقع اور غیر متوقع دشمنوں کے حملوں سے بچنے، ترقی کی راہ پر گامزن ہونے،اور اپنے وطن میں استحکام لانے کے لیے، خارجہ پالیسی ہر ملک کی بنیادی ضرورت ہے۔ بہترین خارجہ پالیسی کے ذریعے باہمی تعلقات میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے، اور مشکل وقت میں اپنے پرائے کافرق واضح ہوتا ہے۔

## یورپی خارجہ پالیسی اور اسلامی ممالک کا استحصال

حضراتِ گرامی قدر!دَورِ حاضر میں یورپی ممالک نے رنگ،نسل اور مذہب کی بنیاد پر باہم تعلقات استوار کر رکھے ہیں، آپس میں تجارتی ودِفاعی مُعاہدے کر رکھے ہیں، مشترکہ فوجی اتحاد تشکیل دے رکھے ہیں، اپنے مفادات کی حفاظت، اور ترقی پذیر ممالک، بالخصوص اسلامی ممالک کو اپنے اشاروں پر نچانے کے لیے، انہوں نے یورپی یونین (European Union) اور ورلڈ بینک (World Bank) جیسے استحصالی ادارے قائم کرر کھے ہیں!!

جبکہ دوسری طرف ہم مسلمان ہیں، جنہیں باہمی اِفتراق واِنتشار ہی سے فرصت نہیں! ہمیں چاہیے کہ باہمی تعلقات میں بہتری لائیں، اسلامی مفادات کا تحفظ کریں، اور مشترکہ طور پر ایسی اسلامی خارجہ پالیسی تشکیل دیں، کہ کسی یورپی وغیر یورپی مُلک کو مسلمانوں کے خلاف کاروائی کرنے، انہیں دہشتگرد ثابت کرنے، مُعاشی طور پر انہیں ڈیفالٹر (Defaulter) قرار دینے، ان کا نام ریڈ (Red) اور گرے

(Gray) لسٹ میں شامل کرنے، ان پر اپنی پالیسیاں لاگو کرنے، اور ان پر جنگیں مسلَّط کرنے کی جرأت نہ ہو سکے!۔

## اسلامی خارجہ پالیسی کا ایک بنیادی نکتہ

عزیزانِ مَن! ہمارے کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے، کہ یورپی ممالک سے سفارتی تعلقات بالکل نہ رکھے جائیں، باَمرِ مجبوری اور مسلمانوں کے مفادات کی حد تک، اُن سے بقدرِ ضرورت روابط رکھنا جائز ہے، لیکن ان سے زیادہ توقعات وابستہ کرنا، انہیں اپنا اتحادی بنانا، اور دوست مان لینا شرعًا درست نہیں، اللہ رب العالمین نے بحیثیت مسلمان ہمیں ان سے دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا، کہ وہ صرف آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾[1] "اے ایمان والو! یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں!"۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہو، ان میں باہم کتنے ہی اختلافات ہوں، مسلمانوں کے مقابلے میں وہ سب ایک ہیں، لہذا ہمیں یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیے،

---

(۱) پ٦، المائدة: ٥١.

کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چودہ سو سال پہلے ہی مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا تھا: «الْكُفْرُ كُلُّهُمْ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ»(۱) "تمام کفّار ایک قوم وملّت ہیں"(۲)۔

حضراتِ ذی وقار! یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی کا دم بھرنے والا بھی انہیں میں سے ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾(۳) "تم میں جو کوئی ان (یہود ونصاریٰ) سے دوستی رکھے گا، وہ انہی میں سے ہے، یقیناً اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی ومُوالات، یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے اگرچہ آیتِ مبارکہ کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

(مذکورہ بالا آیت مبارکہ) حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، اور عبداللہ بن اُبی بن سَلول کے حق میں نازل ہوئی جو مُنافقین کا سردار تھا، حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہود میں بہت سے میرے دوست ہیں، جو بڑی شَوکت وقوّت

---

(۱) "الآثار" لأبي يوسف، في الفرائض، ر: ۷۸۱، صـ۱۷۱.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۶، مائدہ، زیرِ آیت: ۵۱، صـ۲۲۴۔

(۳) پ۶، المائدة: ۵۱.

والے ہیں، اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں، اور اللہ ورسول کے سوا اور کسی کی محبت کی میرے دل میں گنجائش نہیں، اس پر عبداللہ بن اُبی بن سَلول (منافق) نے کہا، کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کر سکتا، مجھے پیش آنے والے حوادِث (بُرے اوقات) کا اندیشہ ہے، اور مجھے ان کے ساتھ تعلقات رکھنا ضروری ہے!۔ اس پر سیّدِ عالم ﷺ نے اس سے فرمایا: «يَا أَبَا الْحُبَابِ! مَا نَفَسْتَ بِهِ مِنْ وِلَايَةِ الْيَهُودِ عَلَى عُبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ، فَهُوَ لَكَ دُونَهُ» "(اے ابنِ اُبَی!) یہود کی دوستی کا دَم بھرنا تیرا ہی کام ہے، عُبادہ کا یہ کام نہیں!" اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی"[1]۔

## اسلامی ممالک سے تعلقات کی نَوعیت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ایک اسلامی ملک کے دوسرے اسلامی ملک کے ساتھ تعلقات انتہائی مثالی ہونے چاہئیں، اور ان کے لیے اپنی خارجہ پالیسی میں نرمی کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اسلامی ممالک کے ساتھ روابط بڑھائیں، باہم تعلقات کو مضبوط کریں، تعلیم وتجارت کو فروغ دیں، ویزہ (Visa) کی شرائط آسان بنائیں، طلباء کا تبادلہ کریں، انہیں اپنی یونیورسٹیز (Universities) اور دینی مدارس وجامعات میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیں، ایک دوسرے کے ساتھ مشترکہ دِفاعی مُعاہدے کریں، اسلامی ممالک کو بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ٦، مائدہ، زیرِ آیت: ۵۱، صـ۲۲۴۔

رعایتی قیمتوں پر اَسلحہ فروخت کریں، ان کے مُعاشی استحکام کے لیے بلاسُود طویل المدّتی قرضے دیں، اور ہر مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کا سہارا بنیں، کہ ایک مسلمان ہی دوسرے مسلمان کا حقیقی دوست اور مددگار ہے، حدیثِ پاک میں فرمایا: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً»(۱) "مؤمن مؤمن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے، کہ اس کا ایک حصّہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے!"۔

حقیقی اور سچی دوستی صِرف مسلمان سے کرنے کا حکم دیتے ہوئے، رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا تَصْحَبْ إِلَّا مُؤْمِناً»(۲) "دوستی صِرف مؤمن مسلمان ہی سے کیا کرو!"۔

## خارجہ پالیسی کا معیار اور اسلامی تعلیمات

حضراتِ گرامی قدر! موجودہ دَور میں عالمی حالات، واقعات اور جغرافیائی صورتحال میں، جس قدر تیزی سے تبدیلیاں رُونما ہو رہی ہیں، اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے کسی ملک پر کُلّی طور پر بھروسہ کرنا بہت مشکل اَمر ہے، دوست کب دشمن بن جائے، اور دشمن کب دوست بن جائے، کچھ نہیں کہا جاسکتا، لہٰذا کسی بھی اسلامی ملک کی خارجہ پالیسی مرتَّب کرتے وقت درج ذیل نِکات کا خیال رکھا جانا ازحد ضروری ہے:

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الصلاة، ر: ٤٨١، صـ٨٣.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٣٣٧، ٤/ ٧٧.

(۱) خارجہ پالیسی میں تعلقات وروابط کے اعتبار سے ہمیشہ اسلامی ممالک کو ترجیح دیجیے، کُفّار و مُشرکین پر انحصار کم سے کم کریں، اور انہیں اپنا جنگی اتحادی (حلیف) ہرگز نہ بنائیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾[1] "مسلمان مسلمانوں کے سِوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں، اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ عَلاقہ (تعلق) نہ رہا!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے جنگِ اَحزاب کے دن سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی، کہ میرے ساتھ پانچ سو ۵۰۰ یہودی ہیں، جو میرے حلیف (اِتحادی) ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی، اور کافروں کو دوست اور مدد گار بنانے کی مُمانعت فرمائی گئی"[2]۔

(۲) جن ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کریں، ان کے سامنے دینِ اسلام کے نمائندہ بن کر جائیں، اپنے قول وعمل سے ایسا کوئی تاثُر نہ دیں، جس سے دینِ اسلام کی شان وعظمت پر حرف آئے، اپنے ساتھ اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مبنی لٹریچر (Literature) ضرور رکھیں، اور جہاں بھی جائیں وہاں کے سربراہانِ حکومت اور وزراء

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۲۸.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳، آل عمران، زیرِ آیت: ۲۸، صـ۱۰۹۔

وعمائدین کو تحفے میں ضرور پیش کریں، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے جب "ریاستِ مدینہ" کی بنیاد ڈالی، تو یہود و نصاریٰ سے سفارتی تعلقات کا بنیادی نکتہ یہی تھا، کہ دنیا کے کونے کونے میں دینِ اسلام کے آفاقی پیغام کو پہنچایا جائے!۔

(۳) باہمی نااتفاقی کے باعث کسی بھی اسلامی ملک کے خلاف ہونے والی کاروائی (جنگ یا حملے) میں، یہود و نصاریٰ کی مدد ہر گز نہ کریں، نہ ہی اپنی سرزمین مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے دیں، بلکہ اس کی بھرپور مخالفت کریں، اور متاثرہ اسلامی ملک سے اتحاد و یکجہتی کا مُظاہرہ کریں۔ یاد رکھیے! اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو کفّار ومُشرکین کے دلوں سے ہمارا رُعب ودَبدَبہ نکل جائے گا، پھر وہ ہمیں ایک ایک کر کے گاجر مُولی کی طرح کاٹتے چلے جائیں گے!۔

باہمی اتحاد میں بڑی برکت اور قوّت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ!»[1] "جو جنّت کے درمیان اپنا ٹھکانا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ جماعت (مسلمانوں کے سب سے بڑے گروہ) کے ساتھ متحد رہے!"۔

علاوہ ازیں بڑے اور طاقتور اسلامی ممالک کو چاہیے، کہ تمام اسلامی ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں، اور ان کے باہمی تنازعات اور اختلافات ختم کرواکر صلح کروائیں؛ تاکہ کفّار ومشرکین ہماری نااتفاقی اور ناچاقی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہمیں باہم

---

(۱) "سنن الترمذي" باب ما جاء في لُزوم الجماعة، ر: ۲۱۶۵، صـ۴۹۸.

دَست وگریباں نہ کرا سکیں! نیز اپنے مسلمان بھائیوں میں صُلح کروانا رحمتِ الٰہی کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[1] "مسلمان مسلمان بھائی ہیں، تو اپنے دو۲ بھائیوں میں صلح کراؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو!"۔

(۴) اسلامی خارجہ پالیسی کے بنیادی نِکات میں سے ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے، کہ اقوامِ عالم سے کیے گئے مُعاہدوں کی پاسداری کی جائے، اور انہیں بلاوجہِ شرعی نہ توڑا جائے؛ کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں یہی حکم ہے۔ حضرت سیّدنا عَمرو بن عَبَسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ، حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ، أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ»[2] "جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو، وہ اُس معاہدے کو نہ توڑے نہ بدلے، جب تک اُس کی مدّت ختم نہ ہو جائے، یا انہیں برابری پر خبر دے دے"، یعنی اگر صلح توڑنے کی ضرورت ہی پیش آ جائے تو حملہ سے بہت پہلے انہیں اطلاع بھیج دے کہ ہم مجبورًا اس مُعاہدے کو توڑ رہے ہیں، تم تیار ہو جاؤ"[3]۔

---

(۱) پ۲٦، الحُجرات: ۱۰.

(۲) "سنن الترمذي" كتاب السير، ر: ١٥٨٠، صـ٣٨٤.

(۳) "مرآۃ المناجیح" جہاد کا بیان، امان کا بیان، دوسری فصل، ٥/٦٢١۔

میرے محترم بھائیو! جب تک دوسرا فریق مُعاہدہ نہ توڑے، ہمیں بھی اس کی مکمل پاسداری کرنی چاہیے، البتہ اگر فریقِ ثانی مُعاہدہ توڑ دے، تو ایسی صورت میں ہم پر بھی اس مُعاہدے کی پاسداری لازم نہیں رہتی، اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾[1] "جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں، تم بھی ان کے لیے قائم رہو!"۔

(۵) اسلامی خارجہ پالیسی میں امن وامان کو بہر صورت ترجیح ہونی چاہیے، خواہ مخواہ جنگ وجدال کی خواہش ہرگز نہیں کرنی چاہیے، لہٰذا کفّار اگر صلح پر آمادہ ہوں تو انہیں مثبت جواب دینا چاہیے، نیز اُن کی طرف سے صلح کی پیش کش کو قبول کرنا چاہیے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾[2] "اگر وہ صلح کی طرف جھکیں، تو تم بھی جھکو (یعنی ان سے صلح کرلو)، اور اللہ پر بھروسہ رکھو، یقیناً وہی سنتا جانتا ہے"۔

(٦) خارجہ پالیسی کے اُصول وضوابط کے تحت اس بات کا بھی خاص خیال رکھا جائے، کہ دشمنوں کی تعداد کم سے کم کی جائے، اور جو غیر مسلم اَقوام اسلام مخالف سازشوں اور جنگوں میں مصروف نہ ہوں، ان سے تعلقات قائم کیے جائیں؛ تاکہ کفّار ومشرکین سے

---

(١) پ١٠، التوبة: ٧.

(٢) پ١٠، الأنفال: ٦١.

جنگ کی صورت میں، وہ لوگ غیر جانبدار رہیں، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لَا یَنۡهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ لَمۡ یُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِیَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ﴾[1] "اللہ تعالی تمہیں ان سے منع نہیں کرتا، جو تم سے دِین میں نہیں لڑے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، کہ ان کے ساتھ احسان کرو، اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، یقیناً انصاف والے اللہ تعالی کو محبوب ہیں"۔

ہاں البتہ مسلمانوں سے لڑنے، اور ان پر ظلم وستم کرنے والوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی اجازت ہرگز نہیں!۔

(۷) جن ممالک سے بینَ الاَقوامی تعلقات استوار کرنا مقصود ہو، ان کی عادات واَطوار، دِفاعی قوّت، مُعاشی صورتحال اور دیگر ممالک سے متعلق اُن کی خارجہ پالیسی کے بارے میں بھی آگاہی ضرور حاصل کی جائے۔

(۸) خارجہ پالیسی مرتّب کرتے وقت سخت اور غیر لچکدار رویہ اختیار نہ کیا جائے، بلکہ مذہبی وقومی مفادات پر سمجھوتہ کیے بغیر، اس میں نرمی ولچک کا مظاہرہ ضرور کریں۔

(۹) ایک معیاری خارجہ پالیسی مرتّب کرنے کے لیے ضروری ہے، کہ بینَ المذاہب رواداری کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے، اور بوقتِ ضرورت شرعی، ان کے دینی عقائد ونظریات سے صَرفِ نظر ہوئے، ان سے امن معاہدے کیے جائیں، سرکارِ دوعالم ﷺ نے بھی امن وامان کی خاطر، یہود ونصاری کے دینی عقائد

---

(۱) پ۲۸، الممتحنة: ۸.

ونظریات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے، ان لوگوں سے گفت وشنید کی اور ان کے ساتھ بعض معاہدے بھی فرمائے۔

(۱۰) کوئی بھی ملک چاہے وہ کتنا ہی طاقتور اور ترقی یافتہ ہو، ان کے ساتھ سفارتی تعلقات ہمیشہ خودداری اور برابری کی بنیاد پر قائم ہونے چاہیں، اور اپنے دینی، مذہبی اور قومی مفادات پر سمجھوتہ ہرگز نہ کریں!۔

(۱۱) بہترین خارجہ پالیسی یا اچھی سفارتکاری کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے، کہ اپنے دِفاعی اِقدامات میں غفلت برتی جائے، لہذا کسی بھی متوقع وغیر متوقع دشمن سے جنگ کے لیے ہمیشہ تیار رہا جائے، اور ضروری اَسلحہ وغیرہ بھی جمع کیا جائے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾[1]

"ان کے لیے تیار رکھو جو قوّت تم سے بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو؛ کہ اس سے اُن کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمھارے دشمن ہیں، اور ان کے سِوا کچھ اَوروں کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے، اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا، اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے!"۔

---

(۱) پ۱۰، الأنفال: ٦٠.

(۱۲) زمانۂ امن میں تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیا جائے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے، اپنی فوجی قوّت میں اضافہ کیا جائے، نیز سفارتکاری اور مضبوط خارجہ پالیسی کے ذریعے اسلامی ممالک کے باہمی روابط میں بہتری لائی جائے۔ تاجدارِ دوعالم ﷺ نے معاہدۂ حدَیبیہ کے بعد قائم ہونے والے امن وامان سے فائدہ اٹھاکر، دینِ اسلام کے پیغام کوعام کیا،لوگ جُوق در جُوق مسلمان ہوئے، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی فوجی طاقت میں اتنی بہتری آئی، کہ معمولی مُزاحمت کے بعد کفّارِ مکّہ کے حَوصلے پست ہوگئے،اور "فتحِ مکّہ "جیسی شاندار فتح حاصل ہوئی!۔

میرے عزیزدوستو، بھائیو اور بزرگو! تاجدارِ ختمِ نبوّت ﷺ کی حیاتِ طیّبہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، ہمیں بینَ الاَقوامی تعلقات کے مُعاملے میں، نبیٔ پاک ﷺ کے بنیادی اُصول کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی خارجہ پالیسی مرتَب کرنی چاہیے، اور انہی اُصول وضوابط کی بنیاد پر اَقوامِ عالم سے تعلقات قائم کرنے چاہئیں!!۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی خارجہ پالیسی مرتَب کرنے کی توفیق عطا فرما، یورپی ممالک سے برابری کی بنیاد پر تعلقات استوار کرنے کی ہمت عطا فرما، ہماری غیرت اور خُودی کو بیدار فرما، ہمیں اسلامی ممالک کے ساتھ اتفاق واتحاد کی توفیق مَرحمت فرما، انہی کے ساتھ تجارتی، مُعاشی اور دِفاعی مُعاہدے کرنے کی اسلامی سوچ عطا فرما، عالمِ اسلام کے باہمی اختلافات کا خاتمہ فرما، انہیں افتراق وانتشار سے بچا!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے،

ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.